75443 ـ معصيت و گناه كے اڈوں پر گاہك پہنچا كر كميشن لينے كا حكم

سوال

ميں جرمنى ميں رہتا ہوں ميرا ايك دوست ٹيكسى ڈرائيور كہتا ہے كئى بار سوارى ہميں فحاشى كے اڈے پر پہنچانے كا كہتى ہے، اور سوارى وہاں اتارنے كر سوارى سے اجرت لينے كے بعد ہمارے ٹيكسى ڈرائيور كو اختيار ہے كہ وہ اڈے پر جا كر كميشن اور انعام حاصل كرے، جو تقريبا تيس يورو سے كم نہيں ہوتى، ہمارى يہ دوست سوارى اتار كر واپس آ جاتا ہے اور اڈے سے كچھ نہيں ليتا، سوال يہ ہے كہ:
كيا اس كے ليے بخشش يا انعام يا كميش لينا جائز ہے، اور بنك سے سودى فوائد لے كر خود استعمال نہ كرے بلكہ اسے مسلمانوں كے رفاہ عامہ ميں خرچ كرنے پر قياس كرتے ہوئے يہ كميشن بھى اسے ان كے پاس چھوڑنى نہيں چاہيے كيا ايسا كرنا صحيح ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

چاہيے تو يہ تھا كہ ان گناہ اور معصيت كرنے والوں كو معصيت كے اڈے پر لےجانے كے حكم كا سوال كيا جاتا، نہ كہ انہيں ان فحاشى اور برائى كے اڈوں پر پہنچا كر كميشن لينے كا سوال كيا جاتا، يہ كميش تو انہيں وہاں پہنچانے كے حكم كے تابع ہے.

سوال نمبر (10398) كے جواب ميں نافرمانى اور گناہ كا ارتكاب كرنے والے افراد كو معصيت و نافرمانى اور برائى كے اڈوں پر پہنچانے كى حرمت كا بيان ہو چكا ہے، تو اس طرح ڈرائيور كے ليے حرام ہے كہ وہ كسى بھى شخص كو ايسى جگہ لے كر جائے جہاں يقينى طور پر اسے معلوم ہو كہ وہاں معصيت و نافرمانى ہوتى ہے مثلا زنا و فحاشى كے اڈے اور ڈانس كلب اور نائٹ كلب، اور مخلوط سوئمنگ پول وغيرہ، يا اس كا غالب گمان ہو كہ وہاں برائى ہوتى ہے.

اور اگر ڈرائيور ايسا كرتے ہوئے كسى شخص كو ان برائى كے اڈوں پر پہنچاتا ہے تو وہ بھى ان كے ساتھ گناہ و برائى اور فحاشى اور ان كے جرائم ميں برابر كا شريك ہے، اور يہ گناہ و معصيت اور ظلم و زيادتى ميں تعاون شمار ہو گا.

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور تم گناہ و معصيت اور ظلم و زيادتى ميں ايك دوسرے كا تعاون مت كرو، اور اللہ تعالى كا تقوى اختيار كرو يقينا اللہ

تعالی سخت سزا دینے والا ہے المآئدۃ (2).

اور اگر وہ علم ہونے کے باوجود ایسا کام کرتا ہے تو اسے جتنی جلدی ہو سکے توبہ و استغفار کرتے ہوئے آئندہ کے لیے عزم کرنا چاہیے کہ وہ ایسا کام دوبارہ نہیں کریگا، اور وہ اس گندے اور خبیث مال کی طرف متوجہ نہ ہو جو ان فحاشی اڈوں کے مالك اسے دینگے، اسے اس سے فقیری ہی بہتر ہے.

اور مسلمان شخص پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ ان فحاشی اور برائی کے اڈوں کے مالکوں کو اس برائی سے منع کرے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم میں سے جو کوئی بھی کسی برائی کو دیکھے تو اسے وہ اپنے ہاتھ سے روکے، اور اگر اس میں استطاعت نہ ہو تو اسے اپنی زبان سے روکے، اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو اسے اپنے دل سے روکے، اور یہ کمزور ترین ایمان ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (49).

تو جو شخص اپنی گاڑی سے اتر کر ان فحاشی کے اڈوں پر گناہ و معصیت کرنے والے شخص کو پہنچانے کی کمیش وصول کرنے کے لیے جانے والے پر شریعت نے برائی کو روکنا واجب کس طرح کیا ہے ؟!

تو اس طرح نہ تو وہ برائی کو ہاتھ سے روکنے والا بن سکا، اور نہ ہی اپنی زبان سے روکنے والا، اور نہ ہی اپنے دل سے برائی روکنے والا بنا، جو کہ اس شخص کے بہت ہی خطرناك معاملہ ہے.

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: (تو وہ اسے روکے) امت کے اجماع کے مطابق یہ امر وجوب کے لیے ہے، اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا وجوب تو کتاب و سنت اور اجماع سے ثابت ہے، اور یہ اسی نصیحت اور خیر خواہی میں سے ہے جو کہ دین ہے ...

اور آپ یہ جان لیں کہ یہ مسئلہ یعنی امر بالمعروف اور عن المنکر کا مسئلہ بہت عرصہ سے لوگوں نے ترک کر کے اسے ضائع کر کے رکھ دیا ہے اور اس دور میں صرف اس کا نام و نشان ہی باقی بچا ہے اور بہت ہی قلیل عمل ہوتا ہے، اور یہ باب بہت عظیم ہے، اس سے ہی حکمران اور معاشرہ سدھرتا ہے، اور جب خرابیاں اور برائیاں عام ہو جائیں تو پھر ہر نیك و بد اس کی سزا کی لپیٹ میں آ جاتا ہے، اور جب ظالم کا ہاتھ نہ روکا جائے تو خدشہ ہے کہ اللہ تعالی اپنا عذاب اور سزا عمومی طور پر نازل کر دے اور سب اس کی لپیٹ میں آ جائیں.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

ان لوگوں کو ڈر جانا چاہیے جو اس کی حکم کی مخالفت کرتے ہیں کہ انہیں کوئی فتنہ یا المناك عذاب نہ پہنچ جائے .

انتہی.

دیکھیں: شرح مسلم للنووی (2 / 22 - 24) مختصرا.

اور کسی بھی مسلمان شخص کے لیے جان بوجھ کر کسی حرام فعل کا مرتکب ہونا حلال نہیں تا کہ وہ اس کے ذریعہ مال کمائے اور اسے مسلمانوں کے رفاہ عامہ کے لیے خرچ کرے، بخلاف اس شخص کے جو شخص سود، یا حرام کمائی سے توبہ کرتا ہے، تو اس طرح کے لوگوں کی توبہ کا تقاضہ یہ ہے کہ وہ اس طریقہ سےکمائے ہوئے مال کو نیکی و خیر کے کاموں میں صرف کریں.

واللہ اعلم .